REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم شنبہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ ۱۲ ماہ وفا ۱۳۳۷ہش ۱۲ جولائی ۱۹۵۸ء نمبر ۱۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ر جولائی۔ مری سے آمدہ یہ اطلاع قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے۔ کہ آج کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو دونوں گھٹنوں میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ آج علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بیگم موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے آمین

— عمان ۱۱ر جولائی۔ کل رات اردن کی کابینہ کے ایک طویل اجلاس کے بعد پانچ نئے وزراء کا تقرر کیا گیا۔ اور نئے وزراء نے علی الصبح شاہ حسین کے روبرو اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔

ایٹمی دھماکوں کا پتہ چلانے کیلئے کنٹرول کی چوکیاں قائم کرنے کی سفارش

جنیوا کانفرنس میں مغربی اور روسی سائنسدانوں کے درمیان پہلا سمجھوتہ

جنیوا ۱۱ر جولائی۔ یہاں گزشتہ دس روز سے مشرقی اور مغربی سائنسدانوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس نے ایٹمی دھماکوں کا پتہ چلانے کے لئے کنٹرول کی چوکیوں کا ایک وسیع جال پھیلانے کی سفارش کی ہے۔ جب سے کانفرنس شروع ہوئی ہے۔ یہ پہلا سمجھوتہ ہے جو مغربی اور روسی سائنسدانوں کے درمیان ہوا ہے۔ سائنسدان ایٹمی دھماکوں کی نگرانی کے متعلق تکنیکی بات چیت کے بعد گزشتہ دو روز سے دھماکوں کا پتہ چلانے کے طریق کار پر غور کر رہے تھے یہ سمجھوتہ اسی غور و فکر کے نتیجہ میں ہوا ہے۔ یاد رہے اس کانفرنس میں شریک ہونے والا مغربی وفد امریکی برطانوی فرانسیسی اور کینیڈی سائنسدانوں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح سوویٹ وفد میں روس۔ پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ اور رومانیہ کے سائنسدان شامل ہیں۔ کل مغربی وفد کے قائد ڈاکٹر جیمز براؤن نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ کانفرنس کا کام برابر آگے بڑھ رہا ہے۔ اور بات چیت معمول کے مطابق جاری ہے۔

کینیڈا اور امریکہ کی مشترکہ دفاعی کمیٹی کا قیام

صدر آئزن ہاور اور مسٹر ڈیفن بیکر کے درمیان مذاکرات

اوٹاوا ۱۱ر جولائی۔ امریکہ اور کینیڈا نے چھ ممبران پر مشتمل ایک مشترکہ دفاعی کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ اس کمیٹی کا مقصد دونوں ملکوں کی دفاعی کوششوں کو اور زیادہ مضبوط اور مربوط بنانا ہے۔ کمیٹی کے قیام کا فیصلہ کل امریکہ کے صدر آئزن ہاور اور کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر ڈیفن بیکر کے درمیان بات چیت کے دوران کیا گیا۔ جو ۸۰ منٹ تک جاری رہی صدر آئزن ہاور گزشتہ دو روز سے اوٹاوہ آئے ہوئے ہیں۔ اور کینیڈا کے حکام سے باہمی مفاد کے معاملات پر بات چیت کر رہے ہیں۔ وہ آج واپس واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔ یہ کمیٹی وزارتی سطح پر قائم کی گئی ہے اور دونوں ملکوں کے تین تین وزیروں پر مشتمل ہے۔ اس کمیٹی کے اجلاس باری باری اوٹاوا اور واشنگٹن میں ہوا کریں گے۔

لبنان کی بغاوت میں اب تک دو ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں

دمشق ۱۱ر جولائی۔ لبنان کے حزب مخالف کے لیڈر احمد الاسد نے کہا ہے کہ لبنان کے فسادات میں اب تک دو ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق ان میں باغی اور حکومت کے حامی دونوں ہی شامل ہیں۔ الاسد نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اس وقت لبنان میں دو ہزار عراقی فوجی موجود ہیں۔ جو باقاعدہ لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔

حکومت کے معاشرتی اور اقتصادی منصوبے

ملتان ۱۱ر جولائی۔ مغربی پاکستان کے وزیر معاشرتی بہبود سید حسن محمود نے کل یہاں اعلان کیا کہ حکومت نے صوبے بھر میں معاشرتی اور اقتصادی منصوبوں کا جال بچھانے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ سید حسن محمود نے ری پبلکن پارٹی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔

شام اور عراق میں آمد و رفت پر پابندی

دمشق ۱۱ر جولائی۔ عراق حکومت نے شام سے عراق میں داخل ہونے والے غیر ملکیوں پر پابندی عائد کر دی ہے جس کے تحت وہ عراقی وزارت داخلہ سے پیشگی اجازت نامہ حاصل کئے بغیر عراق میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ یاد رہے کہ ترکیہ اس سے پیشتر شام کے ساتھ اپنی سرحد بند کر چکا ہے۔

مسٹر غلام فاروق کا عزم ماسکو

کراچی ۱۱ر جولائی۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر غلام فاروق ۱۶ جولائی کو ماسکو جا رہے ہیں۔ ماسکو جاتے ہوئے کابل میں بھی ٹھہریں گے۔ البتہ چیکوسلواکیہ اور بعض دوسرے یورپی ملکوں کا دورہ کریں گے۔

خان سعد اللہ خان کے محکمے

لاہور ۱۱ر جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان نے خان سعد اللہ خان کو عارضی طور پر مواصلات اور شہری دفاع کے محکمے دیئے ہیں۔ وہ ۱۶ جون کو وزیر مقرر ہوئے تھے۔

بمبئی میں پاکستانی ہائی کمشن کا دفتر بند کر دیا گیا

کراچی ۱۱ر جولائی۔ وزارت خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بمبئی میں پاکستان کے اسسٹنٹ ہائی کمشنر کا دفتر ۹ جولائی سے بند کر دیا گیا ہے۔ آئندہ متعلقہ خطوط پاکستانی ہائی کمشنر مقیم دہلی کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔

— کراچی ۱۱ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق قومی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۰ ستمبر (بدھ) کو تین بجے سہ پہر کراچی میں شروع ہوگا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ جولائی

جبر و تشدد لادینی طریق ہے

ایک اہم خبر ہے:۔

"لندن ۸ جولائی۔ امریکن سینٹ کی داخلی تحفظ کی سب کمیٹی نے ۸۷ صفحات کی ایک دستاویز شائع کی ہے جس میں ۱۹۱۷ء سے لے کر آج تک روسی کارروائیوں کی مطالعاتی رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ کانگرس کی لائبریری نے اس رپورٹ کی ترتیب کے لئے طویل تحقیق کی تھی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ سوویٹ یونین میں اقلیتی فرقوں کو دانستہ بھوکوں مارنے اور تشدد کے دوسرے طریقوں سے کمزور اور ختم کر دیا گیا ہے۔ ان کارروائیوں میں اسلام دشمن تدابیر بھی شامل ہیں۔ جن کا مقصد اسلامی ثقافت اور اسلامی اداروں کو تباہ و برباد کرنا تھا۔

کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے۔ کہ اسلامی ثقافت کے خلاف کارروائیوں میں چند بڑے شہروں کی مسجدوں کے سوا باقی تمام مساجد کی تباہی علماء اور دوسرے مذہبی لیڈروں کی گرفتاریاں قرآن اور مذہبی کتب کی ضبطیاں شامل ہیں۔ کمیٹی کی رپورٹ میں دعوےٰ کیا گیا ہے کہ سوویٹ روس میں غیر روسی اقلیتوں کو بظاہر جو حقوق عطا کئے گئے ہیں۔ ان میں اور قومیتوں کے متعلق روسی پالیسی کے عملی نفاذ میں بڑا فرق ہے۔ اور جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ روسی حکمرانوں نے آئین اور حقوق کے اعلانات میں مندرج اصولوں کے دیانت دارانہ اظہار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی

پچھلے چالیس برسوں کے دوران میں غیر روسی اقلیتوں کے خلاف ظلم و تشدد کی تاریخ سے اس امر کا کافی ثبوت مل جاتا ہے۔ کہ قومیتوں کے متعلق روس کی پالیسی سخت گیر اور اکثر انسانیت سوز رہی ہے۔ سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ قومیتوں کے متعلق اپنی پالیسی کو جامہ عمل پہنانے میں روس نے قتل عام اور وسیع پیمانے پر ظلم اور تشدد اور طاقت کے استعمال کے ہتھیاروں کو استعمال کیا۔ اور اب بھی استعمال کر رہا ہے"

(نوائے وقت لاہور ۹ جولائی)

اشتراکی نظام کے قیام و استحکام کا جو طریق کار ہے۔ وہ الم نشرح ہے۔ اشتراکیت اصولاً ایک نظریاتی اور کلیاتی تحریک ہے اور اپنے قیام و استحکام کے لئے جبر و تشدد کی قائل ہے۔ مندرجہ بالا خبر سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس میں مذہب کو خاصکر اسلام کو دبایا جا رہا ہے وہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ روس روسی قومیت کو بھی فروغ دینا چاہتا ہے۔ اور تمام غیر روسی نسلوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا ارادہ رکھتا ہے نسل۔ وطن۔ رنگ حتی کہ مذہب بھی انسانی یکجہتی اور مساوات کے راستہ میں شروع ہی سے روک بنے رہے ہیں۔ اسلام نے ان تمام بتوں کو پاش پاش کر دیا ہے۔ اسلام نے صرف نسل وطن اور رنگ اور دوسرے اس قسم کے اختلافات کو ہی مٹانے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ اس نے لا اکراہ فی الدین اور من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر کے جاودانی اصول پیش کر کے رنگا رنگ کی باہمی مذہبی منافرت اور مجادلہ کا بھی قلع قمع کر دیا ہے۔

یہ ایک ایسا امر ہے کہ اس زمانے میں اس کی تبلیغ مسلمانوں کی طرف سے ساری دنیا میں ہونی چاہیئے تھی۔ مگر افسوس ہے کہ اسلام کی تاریخ کچھ اس طرح لکھی گئی ہے۔ کہ آج غیر مسلم دانشور اسلام پر نہ صرف یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ بلکہ یہ الزام بھی لگاتے ہیں۔ کہ اسلام غیر مسلموں سے غیر جانبدارانہ سلوک روا رکھتا ہے۔

یہ ایک بہت بڑا اعتراض ہے۔ جو بعض مستشرقین نے اسلام پر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض اسلام پر عائد نہیں ہوتا۔ اسلام نے ہر انسان سے بلا تفریق مذہب و ملت یکساں سلوک کی ہدایات دی ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں اس کی مثال موجود ہے۔ البتہ یہ اعتراض بعض مسلمان حکمرانوں اور اہل علم حضرات پر ضرور عائد ہوتا ہے۔ جنہوں نے اسلام کے اصول کو ترک کر کے عجمی اثرات اور بعض حالات کے زیر اثر غیر مسلموں سے امتیازی سلوک کیا ہے۔ اور ایسے قواعد بنائے ہیں۔ اکثر ایسے حکمرانوں وغیرہ نے اپنے وقت کے حالات کے پیش نظر ایسے قواعد بنائے ہیں۔ اور وہ مجبوراً ایسا کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ان کو پیش کر کے کسی اسلامی اصول کی وضاحت کرنا صحیح طریق نہیں ہے۔

مثلاً قرآن و حدیث میں اسلامی حکومت میں غیر مسلم رعایا کے لئے لفظ "ذمی" کہیں استعمال نہیں ہوا۔ اس لفظ کا یہ اطلاق صرف فقہا کی تحریرات میں پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس زمانہ میں یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ وہ مسلمانوں کی فتوحات کا زمانہ تھا۔ اور ہر ملک جو فتح کیا جاتا تھا اسلامی رواداری کے پیش نظر اس ملک کی غیر مسلم رعایا کی حفاظت جان و مال کی ذمہ داری اسلامی حکومت لیتی تھی۔ اس ذمہ داری کے بدلہ میں صرف ایسے غیر مسلم مردوں سے جو لڑائی کے قابل ہوتے تھے کچھ قیمت لی جاتی تھی۔ جس کا نام جزیہ رکھا گیا ہے۔ جزیہ جزا سے ہے یعنی بدلہ یا عوض۔ اس کے معنے جرمانہ یا تاوان کے نہیں ہیں۔

یہ ایک نہائت آسان طریقہ تھا۔ جس سے وہ فوجی خدمات سے بچ جاتے تھے۔ یہ دراصل ایک رعائت تھی جو غیر مسلموں سے کی جاتی تھی۔ اور شاید اس وقت کے مناسب حال بھی نہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ غیر مسلموں کو غیر مسلموں کے مقابل میدان جنگ میں لے جایا جائے

ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسے حالات پھر پیش نہیں آسکتے۔ لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جن لوگوں نے اس کو اسلام کا ایک مستقل اصول ٹھہرایا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہ رہے۔ بے شک مسلمان فقہا نے اس معاملہ میں سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔ اور ہر پہلو پر غور کیا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ان بحثوں پر اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق غور کریں۔ اور جو بات اسلامی روح کے مطابق صحیح ثابت ہو۔ اس پر عمل کریں۔ اسلامی روح ان آیات سے واضح ہوتی ہے۔ جو غیر مذاہب سے رواداری برتنے کے متعلق قرآن میں موجود ہیں۔ جن میں سے دو ہم نے اوپر درج کی ہیں:

ہمیں افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس عہد میں بھی بعض اہل علم حضرات لادینی تحریکوں اشتراکیت اور فاشزم کا حوالہ دے کر اسلام کو بھی ایک لادینی قسم کی کلیاتی تحریک بتاتے ہیں۔ اور اس امر کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں۔ کہ اسلام ایک الٰہی تحریک ہے۔ جو انسانی فطرت کے مطابق ہے اور اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہر قسم کے جبر و تشدد کے خوف سے بری ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے ایسی اطاعت کا طلب گار ہے۔ جو اخلاص سے مملو ہو۔ اور جس میں ذرا بھی جبر کا پہلو نہ ہو قرآن کریم ایسی باتوں سے بھرا ہوا ہے لیکن بعض لوگ "خدائی فوجداری" کے دعوے دار بنکر اپنے گندے اصولوں کو اسلام کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لادینی تحریکوں کے لئے جبر و تشدد کی آغوش میں چلے جانا لازمی ہے۔ کیونکہ وہ ایسی تحریکیں نہیں جو انسانی فطرت کے مطابق ہیں بلکہ وہ انسانی فطرت سے انحراف کی حامل ہوتی ہیں۔ اس لئے ایسی تحریکیں جو کچھ بھی کامیابی حاصل کر لیتی ہیں۔ وہ جبر و تشدد سے ہی کر سکتی ہیں۔ جب بیرونی جبر و تشدد ہٹتا ہے۔ تو فطرت پھر جاگ اٹھتی ہے لیکن اسلامی تحریک انسان کے اندر سے اٹھتی ہے۔ اور فطرت کے مطابق نشوونما پاتی ہے۔ اور مستقل اثر رکھتی ہے۔ اس کی واضح مثال بندش شراب خوری میں ملتی ہے۔ اسلام نے ایک حکم سے اس کو ایسا ختم کیا۔ کہ ایک حقیقی مسلمان اس کو کبھی منہ نہیں لگا سکتا۔ لیکن امریکہ کا جبری تجربہ سخت ناکام ہوا۔ تشدد صرف تلوار اور فوجی طاقت ہی کو نہیں کہتے۔ بلکہ قانونی جبر و اکراہ بھی ویسا ہی غلط ہے۔ جیسا کہ روس کی مثال سے ظاہر ہے۔ وہاں صرف فوجی طاقت سے ہی اشتراکیت نہیں ٹھونسی جاتی۔ بلکہ قانون بنا بنا کر بھی ٹھونسی جا رہی ہے۔

"علیہ السلام"

"صدق جدید" لکھنؤ میں مولانا عبدالماجد صاحب "سچی باتیں" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:۔

"پیغام صلح لاہوری جماعت احمدیہ کا پرانا اور معروف نقیب ہے۔ اس کا تازہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں

اسلام کی صداقت پر روشن دلائل!

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی)

(قسط نمبر ۵)

پانچویں پیشگوئی

عہد نامہ جدید میں سے دوسری پیشگوئی ہم یوحنا باب ۱۶ سے پیش کرتے ہیں جس میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنے جاتے وقت اپنی قوم کو "تسلی دینے والے" کی بشارت دیتے ہیں بلکہ اپنے جانے کی علّت غائی یہی ٹھہراتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا گناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راستبازی کے بارے میں اسلئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اسلئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ اور میرا جلال ظاہر کریگا۔"

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۷ تا ۱۴)

اس پیشگوئی میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بعد آنیوالے موعود نبی کے واضح نشانات بتائے ہیں۔ اور وہ سب کے سب بانی اسلام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتے ہیں۔ چنانچہ اوّل اس موعود نبی کا یہ نشان بتایا گیا ہے۔ کہ وہ مسیح کے اٹھ جانے کے بعد آئے گا۔ کیونکہ لکھا ہے:۔

"اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔"

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ پس ضروری تھا کہ ان کے الفاظ کے مطابق خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی تسلی دینے والا آتا عیسائی حضرات بتائیں کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون تسلی دینے والا آیا؟ جسے آپ لوگ اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرا سکیں؟

اگر یہ کہا جائے کہ وہ روح القدس جو حضرت مسیح کے بعد حواریوں پر نازل ہوئی۔ اس سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح کے وقت ان کے ساتھ روح القدس نہ تھی؟ اور آپ پر نازل نہ ہوئی تھی؟ جب حضرت مسیح پر روح القدس نازل ہوتی تھی تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ روح القدس اس پیشگوئی کی مصداق کس طرح ہو سکتی ہے؟ کیونکہ حضرت مسیح تو فرماتے ہیں کہ جب تک میں نہ جاؤں اس وقت تک تسلی دینے والا آ ہی نہیں سکتا۔ اور پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جو علامات اس پیشگوئی میں روح حق کی بتائی گئی ہیں۔ کیا کوئی عیسائی انکو روح القدس پر چسپاں کر کے دکھا سکتا ہے؟

پس حق بات یہی ہے کہ وہ روح حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی ہے جو پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح کے بعد آئے۔

دوسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ "وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا۔"

اس نشان کے لحاظ سے بھی یہ پیشگوئی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ آپ ہی ہیں جن کو حضرت مسیح کے جانے کے بعد ایک کامل شریعت قرآن کریم دی گئی۔ جس کے ذریعہ گناہ کی حقیقت اس کی ممانعت اور سزا کی تفصیل بیان کر دی گئی اور عدل و انصاف پر زور دیا گیا اور بے انصافی کرنے والے کو قصوروار ٹھہرایا گیا۔ اور پھر بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ عظیم الشان نبی ہیں جنہوں نے دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرایا۔ گناہ سے اس طرح کہ آپ نے یہود کو ملامت کی کہ وہ کیوں مسیح پر ایمان نہ لائے۔ اور راستی سے اس طرح کہ مسیح کی زندگی کا عقیدہ جو غلط طور پر عیسائیوں میں رائج ہو گیا تھا۔ آپ نے اس کی تردید کی اور دلائل سے ثابت کیا کہ دنیا پھر اس مسیح کو دوبارہ نہیں دیکھے گی جو بنی اسرائیل میں نازل ہوا تھا۔ عدالت سے اس طرح کہ آپ کے ذریعہ شیطان کو کچل دیا اور آپ نے بنی نوع انسان کی پاکیزگی کے لئے صحیح سامان بہم پہنچائے۔

تیسری بات یہ بتائی گئی ہے۔

"لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا۔"

حضرت مسیح علیہ السلام اس جگہ صاف طور پر اقرار کرتے ہیں۔ کہ جو سچائی کی چند باتیں انہوں نے بتائی ہیں وہ مکمل نہیں بلکہ ابھی کوئی اور روح حق آنیوالی ہے جو سچائی کی تمام باتیں ایک کامل شریعت کی صورت میں بیان کر دے گی۔ اور اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ اے میری قوم! ابھی تم نے انسانی ارتقا کی انتہائی منزل طے نہیں کی۔ اس لئے تم سچائی کی تمام باتیں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ہاں میرے بعد تم ضرور انسانی ترقی کی آخری منزلیں طے کر لوگے۔ اور اس وقت تم کو مکمل سچائی جو قیامت تک کے لئے کافی ہوگی۔ بتائی جائے گی وہ روح حق سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے کامل شریعت کے ذریعہ تمام سچائی کے راستے بتا دیئے پس وہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

چوتھی بات یہ بتائی گئی ہے کہ "وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا۔"

اس میں حضرت مسیح بتاتے ہیں کہ اس موعود روح حق کی الہامی کتاب میں کوئی انسانی کلام نہ ہوگا۔ بلکہ شروع سے لیکر آخر تک خدائی کلام ہی اس میں ہوگا۔ اب بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ صاحب شریعت نبی ہیں۔ جو حضرت مسیح کے بعد آئے۔ اور جن کی کتاب قرآن کریم شروع سے آخر تک کلام اللہ ہے اور آپ ہی ہیں جن کے متعلق قرآن کریم میں کہا گیا ہے کہ آپ اپنی خواہشات کے مطابق اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی سے جو ان پر نازل ہوتی ہے کلام کرتے ہیں اور پھر آپ ہی ہیں جنہوں نے ہزاروں خبریں آئندہ کے متعلق دیں۔ آپ کی پیشگوئیاں آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں۔ اور اب تک پوری ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ پس ہر لحاظ سے آپ ہی حضرت مسیح کی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

پانچویں بات یہ بتائی گئی ہے کہ:۔

"وہ میری بزرگی اور جلال ظاہر کرے گا"

یہ علامت بھی بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے کیونکہ آپ ہی ہیں جنہوں نے باوجود اسماعیلی نبی ہونے کے تمام اسرائیلی انبیاء کو الزامات سے پاک ٹھہرایا اور ان کو راستباز قرار دیا۔ اور آپ ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کی حفاظت کی۔ اور یہودیوں اور دیگر اقوام کے گندے الزامات کی پرزور تردید فرمائی۔ جو وہ حضرت مسیح پر لگاتے تھے۔ اور صرف آپ ہی ہیں جنہوں نے مسیح کو اس الزام سے بچایا کہ مسیح صلیبی موت سے مر کر نعوذ باللہ لعنتی ہوا۔ اور پھر آپ ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کو اس الزام سے بچایا کہ نعوذ باللہ خدائی کا دعوی کر کے وہ خدا تعالےٰ سے بے وفائی اور غداری کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح کو پہلے رسولوں کی طرح

ایک مقدس رسول ثابت کیا اور ان کے موقف کو افراط اور تفریط کے دائرے سے نکال کر ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ جو فی الواقع ان کے لئے موزوں ہے اور ان کی پوزیشن کو بالکل صاف کر کے ان کی بزرگی اور جلال کو ظاہر کرتا ہے

پس اس لحاظ سے بھی حضرت مسیحؑ کی یہ پیشگوئی بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اپنی تمام علامات اور نشانات کے لحاظ سے صرف سرور کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی چسپاں ہوتی ہے۔ کیونکہ وہی ہیں جو حضرت مسیحؑ کے بعد آئے اور ایک کامل شریعت کے ذریعہ تمام سچائیاں دنیا کو بتا دیں اور دنیا کو گناہ راستی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرایا۔ اور حضرت مسیح کی عزت کو قائم کیا۔

خاتمہ

یہ پیشگوئیاں جو ہم نے بائیبل سے سیدالرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس وقت بیان کی ہیں وہ صرف مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ ورنہ بائیبل میں متعدد جگہ بانی اسلام کی بعثت کی خوشخبری دی گئی ہے کہیں اشاروں کنایوں اور کہیں وضاحت کے ساتھ ہر نبی اپنے بعد اس عظیم الشان نبی کے ظہور کی بشارت دیتا چلا آیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عالم سماوی میں آدم سے لے کر مکاشفات والے یوحنا تک سب کے سب اس آنے والی ہستی پر فخر کرنے والے تھے اور واقعہ میں بنی آدم کے واسطے کس قدر عزت و احترام کا موجب ہے کہ ان میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا سا عظیم الشان انسان پیدا ہوا۔ جس کے ذریعہ انسانیت اپنے عروج و کمال کو پہنچی جس کے وجود سے روحانی تعمیر مکمل ہوئی اور جس کے آنے سے تمام انبیاء کی پیشگوئیاں سچی ثابت ہوئیں۔ اے کاش ہمارے عیسائی حضرات ان پیشگوئیوں پر غور کریں اور حق کو قبول کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

چندہ تحریک خاص

جیسا کہ پہلے بھی اعلان ہو چکا ہے یہ چندہ بھی لازمی چندہ ہے۔ سال رواں یعنی یکم مئی ۱۹۵۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء تک تحریک خاص کی حسب ذیل شرح منظور ہوئی ہے:-

ا۔ موصی احباب کے لئے ان کی آمد کے ہر روپیہ پر۔ دو پائی

ب۔ چندہ عام ادا کرنے والے احباب کے لئے ان کی آمد کے ہر روپیہ پر ایک پائی

(ناظر بیت المال)

اگر آپ اپنے بچوں کو دین سے واقف کرنا چاہتے ہیں تو ۱۳ جولائی کو اسلام کی پہلی کتاب کے امتحان میں انہیں ضرور شامل کریں۔

(مہتمم اطفال)

ربوہ سنت نبوی کی اقتداء میں تادم تحریر مقامی دوستوں کی طرف سے قربانی کے پانچ جانور ذبح کئے گئے۔ اور بیرونجات کے جن دوستوں نے خواہش کی تھی کہ ان کی طرف سے قادیان میں قربانی کی جائے۔ چنانچہ محترم امیر صاحب مقامی کے زیر اہتمام ان دوستوں کی خواہش کے مطابق اب تک انتیس قربانی کے جانور ذبح کئے گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین

عیدالاضحیہ کے روز بعد نماز عصر مقامی نوجوانوں نے والی بال کے دوستی مقابلہ میں بھی حصہ لیا۔ اور اس طرح یہ تقریب بفضلہ تعالےٰ نہایت خیر و خوبی سے منائی گئی۔ والحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

قادیان میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

قادیان میں ۲۹ جون۔ مطابق ۱۰ ذوالحجہ ۷۷ھ پونے آٹھ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسنون طریق پر عیدالاضحیہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اس مبارک تقریب میں مقامی جملہ احباب کے علاوہ عید کی نماز میں شمولیت کے لئے کئی مسلمان ملازمین بھی قریب کے مقامات سے آئے۔ جن کی مہمان نوازی بھی کی گئی۔ نیز کئی سکھ اور ہندو دوست اردگرد کے علاقہ جات سے اس موقعہ پر آئے ان کی بھی ضیافت کی گئی۔

محترم امیر صاحب مقامی نے خطبہ کے آغاز میں عیدین کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام میں دو عیدیں ہیں ایک کا نام عیدالفطر اور دوسری عیدالاضحیہ کہلاتی ہے۔ ان کے ناموں سے ہی ان کی حقیقت اور کنہہ کا پتہ چلتا ہے۔ جبکہ عیدالفطر روزے چھوڑنے پر منائی جاتی ہے اور عیدالاضحیہ کے معنے قربانی کی عید ہے پہلی عید میں ایک انسان اپنے نفس کو متواتر ایک ماہ ریاضت میں ڈال کر خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بوجہ اس کے کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس لئے قربانی کے دائرہ کو وسیع کرتے ہوئے اسے اپنے متعلقین کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار رہنے کا سبق۔ دوسری عید یعنی عیدالاضحیہ سے ملتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ عیدالاضحیہ یادگار ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قربان کرنے کی جبکہ دونوں باپ بیٹا خدا تعالےٰ کے حکم کی بجا آوری میں بالکل تیار ہو گئے محترم امیر صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اپنی بیوی حضرت ہاجرہ کو بے آب و گیاہ وادی میں محض خدا کے سہارا پر چھوڑ آنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح حضرت ہاجرہ نے اپنے بچے کے لئے پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے سات چکر لگائے اور بالآخر معجزانہ طور پر زمزم کا چشمہ پھوٹ نکلا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا درحقیقت یہی مطلب تھا کہ خدا کی رضا کے لئے ان کی تربیت اس رنگ میں ہو کہ دین کی اشاعت اور اس کی خدمت میں اپنی زندگی وقف ہو۔

اس موقعہ پر آپ نے احمدیہ جماعت کے جملہ افراد کو حضرت ابراہیم ثانیؑ کی روحانی اولاد ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اگر ہم بھی اس سنت کو قائم کریں گے۔ تو ہمارا انجام بھی اسی طرح اچھا ہو گا۔ جیسے ابراہیمؑ اول اور اس کی نیک اولاد کا ہوا۔ اس لئے ہمیں بھی اپنے نفسوں اور اولادوں کی قربانی کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد محترم مولوی صاحب نے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ ۱۲ جون ۱۹۲۴ء پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے عیدالاضحیہ کو اولاد کی قربانی قرار دیتے ہوئے اس کی اعلےٰ طور سے روحانی تربیت کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا:۔

"اگر تم بھی چاہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کے فیوض تم پر اور تمہاری اولاد پر ہمیشہ نازل ہوتے رہیں تو اپنی اولاد کو دنبہ کی طرح نہ پالو۔ بلکہ اس کی روحانی اصلاح کی فکر کرو۔ خدا تعالےٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا کرو۔ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ اس میں پیدا کرو۔ اگر تم اصلاح کی طرف اسی طرح توجہ کرو گے تو انسانیت اس میں مذہب کے طور پر قائم ہو جائے گی اور جب یہ قائم ہو جائے گی۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل بھی نازل ہوں گے۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچہ کی قربانی کی اور اسے وادی غیر ذی زرع میں رکھا۔ اور اپنی طرف سے اس کی تربیت کی پوری پوری تدبیر کی تو خدا تعالےٰ نے اس کے بدلہ میں آخری نبوت جس کے بعد اور کوئی شرعی نبوت نہ تھی۔ اس کی نسل میں رکھی یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل سے پیدا ہوئے"۔

نماز اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد حسب دستور سابق محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کی۔ اور بعدہٗ تمام درویشان عید مبارک کا تحفہ پیش کرتے ہوئے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ ربوہ

دو متضاد نظریات میں کشمکش

(از مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب ربوہ)

قرآن کریم نے بعض اقوام عالم اور بعض مخصوص افراد کے عبرت انگیز اور سبق آموز واقعات پر نفسیاتی رنگ میں تبصرہ کیا ہے۔ خصوصاً انبیائے کرام اور ان کے موافق و مخالف عناصر کے حالات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ بیجا طرز کا احساس برتری کس قسم کے نتائج و ثمرات کے رونما ہونے کا باعث ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ قوموں و افراد کی زندگیوں پر اور ان کے اتار چڑھاؤ اور عروج و تنزل پر برتری و کمتری کا خیال کس طرح اور کہاں تک اثر انداز ہوا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس غرض کے ماتحت حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ اور ان کے مخالف فریق کے واقعہ کو مختلف پیرایوں میں مختلف نفسیاتی نقطۂ نگاہ کے مطابق پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ احساسات کی جنگ کائنات انسانی کے وجود میں آتے ہی چھڑ گئی تھی۔ دو متضاد احساسات اور نظریات روزِ اوّل سے ہی ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو گئے تھے۔

خاکی و ناری وجود

ایک طرف حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے متبعین کی جماعت تھی جن کے اندر طین کی خاصیت تھی۔ وہ منشاء ایزدی کے مطابق مٹی کی طرح ہر قالب میں ڈھل جانے کا اور اپنے اندر آسمانی فیوض کے جذب کا مادہ رکھتے تھے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ اور اس کے احکام کے سامنے بالکل ہیچ اور کمتر خیال کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ ان کو اتنا بلند مقام حاصل تھا کہ زمین و آسمان کا خدا انہیں اپنا نائب اور اپنی صفات کا مظہر قرار دیتا ہے۔ اور انہیں اپنی ہمکلامی کا شرف بخشتا اور ساری کائنات کو ان کے لئے مسخر کر دیتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ ربنا ظلمنا انفسنا پکارتے ہوئے آستانہ الٰہی پر جھک جھک جاتے اور اپنی ہیچمدانی اور کمتری کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی خطا و لغزش کا اعتراف اور خدا تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کے لئے بارگاہ الٰہی میں نہایت عاجزانہ آہ و بکا کے ساتھ خواستگار ہوتے ہیں۔ مگر ان کے مدمقابل نے بدترین قسم کے احساس برتری کا مظاہرہ کیا۔ ابا و استکبار کے ساتھ انا خیر منہ کا نعرہ بلند کیا۔

حضرت آدم خلیفۃ اللہ اپنے احساس کمتری کے ماتحت اور اپنی طینت میں طین کی خاصیت رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے نتیجہ میں جناب الٰہی میں مقبول ہو جاتے ہیں۔ وہاں ان کا مدمقابل اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور خدا کی منتخب کردہ ہستی کو اپنے مقابل کمتر سمجھنے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے مردود و مطرود قرار دیا گیا۔ وہ اپنی افضلیت و فوقیت اور حضرت آدم کی اپنے مقابل کمتری کی دلیل بھی پیش کرتا ہے خلقتنی من نار وخلقتہ من طین کہ اے رب کائنات میں اس خاکی مجسمے آدم کے آگے کیسے جھک سکتا ہوں۔ اس کے اور میرے درمیان مناسبت ہی کیا ہے۔ میری جبلّت اور سرشت میں خودسری و خودداری ہے۔ میرے اندر جلا دینے والی اور بھسم کر دینے والی آگ کے خواص ہیں۔ میری فطرت میں احساس برتری کے ماتحت فتنہ و فساد اور تفرقہ و انشقاق کی آگ کو ہوا دینا اور ہر ایک نیک تحریک کی مخالفت و مقابلہ کرنا ہے۔ اور تیرے نائب و مظہر آدم کے اندر طین کی خاصیت ہے۔ اس پیکر خاکی کی جبلّت اور طینت میں [illegible] انکساری اور فرمانبرداری و اطاعت ہے۔ اس کے خمیر میں ہی مٹی کے گارے کی طرح ہر رنگ میں ڈھل جانے کا مادہ موجود ہے۔ اس لئے میں اب اس کے مقابل بہرحال ایک زبردست محاذ قائم کروں گا۔

پھر شیطان کہتا ہے لآتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولا تجد اکثرھم شاکرین (اعراف)

میں آدم اور اس کی قوم کے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی ضرور ضرور حملہ آور ہوں گا۔ اور ان کے مقصد میں جو تیری توحید اور امن و سلامتی پیدا کرنے والے نظام وحدت کے قیام کے متعلق ہے۔ ناکام کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاؤں گا۔

اس میں کیا شک ہے کہ کامل مومن اور حقیقی موحد اپنے اندر طین کی خاصیت رکھتا ہے۔ جس طرح یہ ارضِ خاک کبھی آسمانی فیوض و برکات کو ایک طرف بارش کے رنگ میں اپنے اندر جذب کرتی اور پھر اعلیٰ درجہ کا سبزہ اور پھل پھول پیدا کر کے اور کہیں آفتاب کی روشنی کہیں چاند اور سیاروں کی تاثیرات کے ذریعہ اور کہیں اپنے اندر چشموں اور دریاؤں کی روانی اور بے فائی پہاڑوں کے ذریعہ تمام کائنات کی زندگی کا باعث بنی ہوئی ہے۔

وسیع عالی فطرت اور بہترین صلاحیتوں و استعدادوں والا انسان بھی اپنے اندر طین کی ہی خاصیتیں رکھتا ہے۔ وہ اگر ایک طرف اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھل جانے اور ان کے آگے پوری طرح جھک جانے کی خاصیت رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سامنے بکمال عاجزی و فروتنی جھک جانے کے لئے اپنے اندر احساس کمتری رکھتا ہے تو دوسری طرف کہیں اللہ تعالیٰ کے کلام اور الہام کے آفتاب اور اس کی بارش کی صورت میں آسمانی فیوض و برکات اپنے اندر جذب کر کے نسل انسانی کی روحانی حیات و بقا اور سرسبزی و شادابی کا ذریعہ بنتا ہے اور اس کے اندر سے پاکیزہ علوم و انوار کے چشمے پھوٹ پھوٹ باہر آتے اور پھر وہ دریا کی صورت اختیار کر کے نفوس انسانی کی سرزمین کو سیراب اور سرسبز و شاداب بنا رہے ہوتے ہیں۔

ہر زمانے کا ایک آدم

تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی ہے ہر زمانہ میں اس کے حالات اور اقتضا کے مطابق ایک نیا آدم خلیفۃ اللہ ہو کر نئی صلاحیتوں اور انقلاب انگیز قوتوں کے ساتھ آتا ہے۔ وہ اپنے اندر آدم اول کی طرح ہی طین کی بھی خصوصیات رکھنے والا ہوتا ہے۔ وہ ایک نئی نسل روحانی اور بہترین پیداوار کا آدم اور مورث اعلیٰ ٹھہرتا ہے۔ اس کے مقابل بھی ناری وجود کے قائم مقام نار کی خصوصیت رکھنے والے سامنے آتے ہیں جو بے جا اور حد سے بڑھے ہوئے خیالات تفوق و برتری کے ماتحت ساز و سامان [illegible] پر فخر و گھمنڈ رکھتے ہوئے اپنے زمانہ کے آدم اور اس کے فرزندوں سے ٹکر لیتے اور انہیں ناکام کرنے کی ٹھان لیتے ہیں مگر اس جنگ میں انانیت و نفسانیت اور کبر و رعونت کا انجام کار سرنیچا ہوتا ہے۔ خدائے واحد کے آگے کمال فروتنی و عاجزی کے ساتھ جھک جانے والوں اور اپنے آپ کو خاک میں ملا دینے والوں کی آخر کار جیت ہوتی ہے اور ان کا ہی بول بالا ہوتا ہے۔ اسی مضمون کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں یوں بیان فرمایا ہے کہ ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
شوخی و کبر دیوِ لعیں کا شعار ہے
آدم کی نسل وہ ہے کہ جو خاکسار ہے

چندہ تعلیم و اصلاح مقامی

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقع پر مقامی تعلیم و اصلاح کیلئے ایک اہم تحریک فرمائی تھی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایسے مخیر دوست آگے آئیں جو تین سال تک کم از کم مبلغ پچیس روپے ماہوار یا مبلغ تین سو روپے سالانہ اس غرض کے لئے خاص چندہ دیں۔ اس تحریک میں بہت سے احباب نے وعدے کئے تھے۔ لیکن بعض احباب نے ابھی تک اپنا موعودہ رقوم ادا نہیں کیں۔ لہذا التماس ہے۔ براہ مہربانی جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا کی ہوئی ہے لیکن وہ ابھی تک اس کار خیر میں شامل نہیں ہوئے۔ ان تمام احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ اب اس نہایت ہی مفید تحریک میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

وعدوں کی اطلاع نظارت بیت المال یا نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائے اور تمام رقوم جناب آفیسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائی جائیں (ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷/۶/۵۸ بعد نماز جمعہ میرے لڑکے محمد کریم کا نکاح ہمراہ سلیمہ بیگم بنت محمد شفیع صاحب مبلغ دو صد روپیہ مہر پر مکرم بابو عبدالغفار صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع حیدرآباد نے کوٹڑی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

محمد شریف کوٹڑی

انصار اللہ کے امتحان کا نتیجہ

(قسط نمبر ۲)

نام مجلس انصار اللہ	امتحان دینے والے احباب کے اسماء	نمبر حاصل کردہ
کراچی	جناب نصیر احمد صاحب ناظم آباد	۸۴
"	عبد الوہاب صاحب انور	۵۱
"	میجر ڈاکٹر ظہور الحسن خان صاحب	۷۰
"	شیخ بہادر علی صاحب مختار یانی ہوٹل گوہیمار	۳۶
ڈیرہ غازیخان	ملک عزیز محمد صاحب	۵۷
"	سید محمد احسن صاحب کلانوری	۴۵
"	حافظ محمد عمر صاحب	۳۳
"	جناب عزیز احمد صاحب	۳۴
"	جناب حسن خان صاحب حجانہ	۲۳
"	ایم عبد الرزاق صاحب	۳۳
پشاور	میاں فضل الرحمٰن صاحب	۷۸
"	میاں عبد السلام خان صاحب	۷۴
"	میاں محمد حسن صاحب	۷۳
"	میاں عبد الکریم صاحب	۷۳
"	مولوی عبد الکریم صاحب	۷۳
"	مولوی خلیل الرحمٰن صاحب	۶۹
"	محمد الطاف خان صاحب	۶۸
"	مرزا نصیر احمد صاحب	۶۲
"	میاں مولا بخش صاحب	۶۲
"	قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی	۵۶
"	میاں شمس الدین خان صاحب	۵۵
نواب شاہ سندھ	ڈاکٹر بشیر محمد عالی صاحب	۵۵
"	ڈاکٹر عبد القدوس صاحب	۵۲
"	ماسٹر محمد حمید صاحب	۴۳
سکھر سندھ	قریشی عبد الرحمٰن صاحب	۶۷
"	صوفی محمد رفیع صاحب	۶۱
"	چوہدری محمد شفیع صاحب	۵۱
سیالکوٹ	میاں اللہ دتہ صاحب پینٹر محلہ حمزہ غوث	۵۸
"	سید عبد الغفور صاحب	۴۴
"	ملک عزیز احمد صاحب	۸۳
"	میاں محمود احمد صاحب	۳۴
ملتان	میاں عبد الرحیم خان صاحب میل اوورسیر	۴۴
"	میاں رحیم بخش صاحب خادم مسجد	۳۴
"	میاں عبد القیوم صاحب	۳۳
"	مستری نذیر احمد صاحب	۴۳
گجرات	چوہدری محمد اسلم صاحب	۷۷
ساہیوال	میاں محمد عبد اللہ صاحب وان مرچنٹ	۶۲
"	چوہدری شریعت اللہ صاحب	۵۰
"	میاں حمید اللہ صاحب	۴۰
"	جناب محمود احمد صاحب [illegible]	۳۴
راولپنڈی	چوہدری احمد علی صاحب اسلم ایم۔ اے	۸۰
"	میاں غلام رسول صاحب	[illegible]
"	شیخ غلام علی صاحب علاقہ صدر	[illegible]
"	بشیر احمد صاحب بھٹی	۵۷
"	قاضی محمد نذیر صاحب پوسٹل کلرک	۵۵
"	چوہدری عبد اللہ خان صاحب	۳۶

نام مجلس انصار اللہ	امتحان دینے والے احباب کے اسماء	نمبر حاصل کردہ
کوئٹہ	صوبیدار نواب الدین صاحب	۸۰
"	میجر محمد عبد الرحمٰن صاحب	۶۷
"	محمد افضل صاحب صابر از خدام الاحمدیہ	۶۵
"	مرزا محمد فاضل صاحب	۶۲
"	فیض الحق خان صاحب	۶۰
"	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	۵۶
"	ٹیلر ماسٹر میاں عبد الکریم	۵۳
"	سید عبد الرشید صاحب	۵۳
"	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ڈار کلانڈ ہاؤس	۵۳
"	قاضی شریف الدین احمد صاحب	۴۷
"	میاں عبد اللطیف صاحب مہر فوٹوگرافر	۴۶
"	مرزا محمد صادق صاحب	۴۳
"	خواجہ عبد القیوم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر	۴۲
"	بشیر احمد صاحب سکھری	۳۸
"	ملک غلام حسین صاحب	۳۸
"	حکیم کرم الٰہی صاحب	۳۷
"	انصار الحق صاحب (محصل)	۳۵
"	محمد عبد الحق صاحب جنجوعہ	۳۵
"	میاں نور محمد صاحب نہال سنگھ روڈ	۳۳
"	چوہدری رحیم اللہ صاحب	۳۳
"	امۃ الحق صاحبہ (رکن ناصرات)	۳۳
"	میاں دین محمد صاحب	۳۳
محمد آباد اسٹیٹ	میاں محمد حسین صاحب	۸۴
"	غلام حیدر خان صاحب	۸۲
"	محمد عبد اللہ صاحب	۳۳
لائل پور	سید احمد علی صاحب سیالکوٹی	۸۷
"	میاں فضل کریم صاحب	۷۴
"	میاں عبد الرشید بھٹی	۶۹
"	میاں تاج الدین صاحب غلہ منڈی	۴
"	میاں فضل حق صاحب ڈگو گیرہ حال وارد مسجد احمدیہ لائلپور	۳۴
گھوگھیاٹ	محمد خلیل الرحمٰن صاحب	۴۹
"	مولوی محمد احمد صاحب زعیم	۷۴
"	کامل دین صاحب	۳۳
دادو سندھ	مرزا ناصر الدین صاحب	۴۶

نوٹ:۔ بعض احباب نے امتحان دیا تھا مگر ان کے اسمائے گرامی اس فہرست میں شامل نہیں ۔ افسوس ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

مکرم چوہدری ننھے خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوٹھ ننھے خان جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو بھی ان کی موجودگی کا علم ہو۔ تو ان کے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مئی ۴۸ء میں نہری پانی کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا تھا

ایک عارضی انتظام طے پایا تھا" مسٹر دولتانہ کا بیان

لاہور ۱۰ جولائی۔ رکن پارلیمنٹ اور مسلم لیگی لیڈر میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے کل ایک طویل بیان میں اس پس منظر اور ان حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ جن کے تحت مئی ۱۹۴۸ء میں نہری پانی کے مسئلہ پر بھارت اور پاکستان کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور جس کے بعد چار مئی ۱۹۴۸ء کو کانفرنس میں شریک لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان پر دستخط کئے۔ یاد رہے یہ بیان وزیر اعظم ملک نون کی ہدایت پر کل شائع کر دیا گیا تھا۔

پاکستان کی طرف سے اس بیان پر دستخط کرنے والوں میں میاں ممتاز دولتانہ بھی شامل تھے۔ آج آپ نے کہا ہے کہ چار مئی ۱۹۴۸ء کا مشترکہ اعلان ایک عبوری اور عارضی بیان تھا جس میں مستقبل کی بات چیت کے لئے راستہ صاف کیا گیا تھا۔ اس وقت بات چیت کے لئے راستہ صاف کیا گیا تھا اس وقت جو بات چیت ہوئی تھی اس کا تعلق صرف بھارتی علاقہ میں واقع ہیڈورکس سے نکلنے والی نہروں کو پانی کی فراہمی سے تھا اور دریاؤں کے پانی کا رخ موڑنے کے سوال کو نہیں چھیڑا گیا تھا۔ خود بھارت کو یہ احساس تھا کہ یہ ایک عبوری مرحلہ ہے اور تمام انتظامات مختصر مدت کے لئے کئے جا رہے تھے۔

مسٹر دولتانہ نے اس بات پر حیرت ظاہر کی ہے کہ ملک فیروز خان نون نے اس مشترکہ بیان کی ڈرامائی انداز میں اشاعت کی ضرورت کیوں محسوس کی اور وہ بھی اس انداز میں جس سے پاکستان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ پس منظر کی وضاحت یا بیان کے پہلے اور بعد کی تاریخ کا مطالعہ کئے بغیر اس کی اشاعت سے یہ تاثر پیدا ہو سکتا ہے کہ پاکستان پر اس بیان کا مطلب اچانک واضح ہوا ہے اور وہ اسے ایک اہم قانونی دستاویز تصور کرنے لگا ہے۔ حالانکہ وہ اب تک واضح اور مؤثر طور پر اس سے انکار کرتا رہا ہے۔

آپ نے کہا ہے اس بیان کی اس طرح اشاعت سے یہ نقصان دہ تاثرات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے کہ پاکستان نہری پانی کے سلسلے میں اپنے سابقہ موقف سے منحرف ہو رہا ہے۔ اور وہ بھارت کے مضحکہ خیز دعاوی اور تاویلات کا قائل ہوتا جا رہا ہے۔

لیں طے ... (بقیہ صفحہ ۲)

مسیح موعود نمبر آخر مئی کا چھپا ہوا حسب معمول خوب ضخیم و مفصل پیش نظر ہے سرورق پر بانی سلسلہ مرزا صاحب کی تصویر حسب دستور درج ہے۔ لیکن نام کے ساتھ اب کی خلاف دستور بجائے مسیح موعود و مہدی مسعود "علیہ السلام" کے صرف " رحمۃ اللہ علیہ " ......

" علیہ السلام " کے لفظی معنے جو کچھ بھی ہوں اصطلاح میں یہ دعائیہ فقرہ حضرات انبیاء کے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے۔ اس کے لکھنے کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں کہ لکھنے والا اپنے اس ممدوح کو پیمبر برحق سمجھ رہا ہے۔ جس طرح پیمبر اور ہو چکے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ کے اصطلاحی معنے یہ نہیں۔ ممدوح کی پیمبری نہیں صرف بزرگی ظاہر کرتا ہے۔ جماعت لاہوری یہ اصلاح کر کے اپنے آپ کو عامۃ مسلمین سے قریب لے آئی ہے اور اس پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ ممکن ہے کہ اتنی اصلاح وہ اس سے قبل ہی کر چکی ہو۔ بہرحال نظر اس بار پڑی خدا کرے یہ اصلاحی قدم اور بھی ایسی ہی اصلاحوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔" (صدق ۳ جولائی ۵۸ء)

مولانا عبد الماجد صاحب سے تو ہمیں صرف اتنا کہنا ہے کہ یہ جو عام طور پر " امام حسین علیہ السلام " لکھا جاتا ہے یہ کس وجہ سے لکھا جاتا ہے ؟

البتہ غیر مبائعین یعنی لاہوریوں سے عرض ہے کہ اگر آپ مولانا صاحب کا نسخہ برتنا چاہتے ہیں اور " عامۃ المسلمین " سے بالکل قریب ہونا چاہتے ہیں تو حضرت مرزا غلام احمد سے بالکل قطع تعلق کر لیں۔ ورنہ مودودی صاحب کا تو یہ ارادہ ہے کہ برسر اقتدار آ کر ان تمام لوگوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جو مرزا غلام احمد کو مانتے ہیں خواہ نبی مانتے ہوں یا صرف محدث اور مجدد ملاحظہ ہو جماعت اسلامی کا منشور انتخابات " دستوری اصلاحات "(۴)

(۴) اصلاح ۹ محض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ علیہ السلام کے الفاظ ترک کرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔

مقبوضہ کشمیر میں غذائی قلت تشویشناک صورت اختیار کر گئی

بھارتی حکومت سے دو لاکھ من چاول کے لئے درخواست

نئی دہلی ۱۰ جولائی موثق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ وادی کشمیر اس وقت قحط کی گرفت میں ہے گو ابھی تک بھوک سے کسی موت کی اطلاع نہیں ملی لیکن گذشتہ چند ہفتوں سے سری نگر اور وادی کشمیر کے دوسرے حصوں میں غذائی صورت حال سخت ابتر ہو گئی ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ کشمیریوں کی غذا — چاول کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ بخشی کی حکومت نے چاول کے راشن کی مقدار میں کمی کر دی ہے۔ بلیک مارکیٹ میں چاول ۳۵ روپے من کے حساب سے فروخت ہو رہا ہے۔ غذائی بحران پر قابو پانے کے لئے بخشی حکومت نے نئی دہلی کے حکام سے دو لاکھ من چاول عاریۃً مانگا ہے لیکن بھارت کے مختلف علاقوں میں غذائی قلت کے پیش نظر اس امر کا امکان کم نظر آتا ہے کہ بخشی حکومت کی موثر امداد کی جا سکے۔ مقبوضہ کشمیر میں چاول کے علاوہ تیل۔ ایندھن۔ گوشت۔ دودھ اور دوسری ضروریات زندگی کے نرخ بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس بات سے کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین اور چھوٹے کاشتکار بری طرح متاثر نظر آتے ہیں۔

کشمیر میں حزب مخالف سے تعلق رکھنے والی جماعتیں موجودہ صورت حال کے لئے بخشی حکومت کی بدانتظامی اور بدعنوانیوں کو مورد الزام ٹھہرا رہی ہیں۔ چنانچہ وہ وادی کشمیر میں ایجی ٹیشن شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ بخشی حکومت کو موجودہ حالات پر قابو پانے کے لئے موثر اقدامات اختیار کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں مسٹر جی ایم صادق کی ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس پیش پیش نظر آتی ہے اس جماعت کی ہائی کمان نے اپنے حامیوں سے کہا ہے کہ وہ ریاست میں بدعنوانیوں کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔

ڈیرہ غازیخاں میں چھبیس ٹیوب ویل

ڈیرہ غازیخاں ۱۰ جولائی۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں میں بجلی کے چھبیس نئے ٹیوب ویل آج سے کام شروع کر دیں گے۔ ان سے ۱۳ ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔ اس ضلع میں ٹیوب ویل لگانے کی سکیم گذشتہ سال شروع کی گئی تھی۔ اس کے تحت سال رواں کے آخر تک یہاں کل ۴۲ ٹیوب ویل کام کرنے لگیں گے جن سے تیس ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو گی سکیم پر ۳۵ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔

امریکہ میں کاشتکاری کے تجربے کئی فائدے ہیں جا سکتے ہیں

واشنگٹن (بذریعہ ڈاک) ۱۰ جولائی پاکستان کے محمد زین العابدین سرکار نے جو نوجوان کاشتکاروں کے بین الاقوامی تبادلے کے پروگرام کے تحت امریکہ آئے ہوئے ہیں اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ امریکی کاشتکاری کے متعلق ان کے تجربات سے دوگنا فائدے ہوں گے اور وہ پاکستان کے ۴-ایچ کلب کے طالب علموں کو امریکی دیہاتی زندگی کے بارے میں بتا سکیں گے مسٹر سرکار مقدو غیر ملکی نوجوانوں کے اس گروپ سے تعلق رکھتے ہیں جو امریکہ کے مختلف علاقوں میں فارموں کا مشاہدہ کر رہے ہیں بین الاقوامی تبادلہ کا یہ پروگرام ۴-ایچ کلب فونڈیشن کی زیر سرپرستی امریکی محکمہ زراعت کی توسیعی سروس امریکی لینڈ گرانٹ کالجوں اور متعلقہ غیر ممالک کی تنظیموں کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے

مسٹر سرکار نے سب سے پہلے وارن میں مسٹر جوزف سنڈا کے فارم کا مشاہدہ کیا آپ نے فارموں میں مشینی سامان کے استعمال میں زیادہ دلچسپی لی۔ اس سامان کے استعمال سے کام میں بڑی سہولت ملتی تھی

اپنے قیام کے دوران میں مسٹر سرکار نے فال ریور کے دودھ تیار کرنے والوں کی ایسوسی ایشن کا مکھن اور پنیر وغیرہ بنانے والا کارخانہ بھی دیکھا مسٹر سلوا اس ایسوسی ایشن کے ... ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ایسوسی ایشن کے ارکان کا دودھ فروخت سے بچ جاتا ہے۔ کارخانہ میں اس کی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں اور انہیں فروخت کرنے میں مدد دی جاتی ہے۔

سماجی بہبود کمیٹی بنوں کا اجلاس

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۰ جولائی ضلع سماجی بہبود کمیٹی بنوں کا آئندہ اجلاس ۱۰ جولائی کو ڈپٹی کمشنر بنوں کی صدارت میں منعقد ہو گا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں دفعہ ۱۴۴

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۰ جولائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میانوالی نے میانوالی شہر میں امن و امان کے لئے شہر کی حدود میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ ...

صدر سے ملک نون اور مسٹر قزلباش کی ملاقات

کشمیری لیڈروں کی کانفرنس کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ (نون)

کراچی ۱۱ جولائی۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون اور مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی قزلباش کل لاہور سے بذریعہ ٹرین کراچی پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن سے دونوں زعماء سیدھے صدر سکندر مرزا سے ملاقات کے لئے گئے۔ اور صدر سے تقریباً ۴۵ منٹ کی بات چیت کے بعد واپس ہوئے۔

بعد ازاں وزیر صنعت سردار عبد الرشید خان بھی صدر سے ملے۔

اس سے پہلے کراچی ریلوے سٹیشن پر وزیر اعظم نون نے اخباری نمائندوں کے ایک سوال پر کہا کہ میں کشمیر کے سوال پر کشمیری لیڈروں کی ایک آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا خواہشمند ہوں۔ تاہم ابھی اس کانفرنس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ آپ نے اس شرط کا اعادہ کیا کہ پہلے خط متارکہ جنگ عبور کرنے کے متعلق آزادی کشمیر کی تحریک بند ہونی چاہیئے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا۔ اب عوام کو پتہ چل گیا ہے کہ مسئلہ کیا ہے اور تمام صاحب نظر افراد یہ اعتراف کرنے لگے ہیں کہ امن برقرار رہنا چاہیئے۔

ایک اخبار نویس نے وزیر اعظم سے پوچھا کہ آپ نے بھارت کے ساتھ کسی حالت میں جنگ نہ کرنے کے متعلق جو حالیہ بیان دیا ہے اس پر بھارت کی طرف سے کیا ردّ عمل ہوا ہے؟ اس پر ملک نون نے کہا کہ میں اپنے بیان پر قائم ہوں اور مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

وحدت مغربی پاکستان کے نظم و نسق میں مجوزہ ردّ و بدل کے متعلق ملک صاحب نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اس مسئلہ پر توجہ دے رہے ہیں۔ آپ نے بتایا میں معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے ۲۳ یا ۲۴ جولائی کو لندن روانہ ہوں گا۔

ملک نون نے اس اطلاع کی تصدیق کی کہ استنبول میں معاہدے کے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس شاہ ایران کی تجویز پر بلائی گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کانفرنس میں وزارتی کونسل کے اجلاس کے متعلق ابتدائی بات چیت کی جائے گی

تحریک کے سیکرٹری جنرل یوسف صراف گرفتار کرلئے گئے

چناری میں رضا کاروں پر لاٹھی چارج

راولپنڈی ۱۱ جولائی۔ تحریک آزادی کشمیر کے سیکرٹری جنرل مسٹر یوسف صراف بھی کل سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لئے گئے۔ دریں اثناء تحریک کی ہائی کمان نے مسٹر اے آر ساغر کو تحریک کا نیا قائم مقام سربراہ مقرر کیا ہے

کل پولیس نے چناری میں پھر رضا کاروں پر لاٹھی چارج کیا۔ حکومت نے رضا کاروں کی سرگرمیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بارڈر پولیس، ناردرن سکاؤٹس اور فارسٹ گارڈز کو بھی طلب کر لیا ہے۔

ایک اخباری نامہ نگار نے خط متارکہ جنگ کی دوسری جانب سے موصول ہونے والی اطلاعات کے حوالہ سے بتایا ہے کہ تحریک آزادی کشمیر کے پیش نظر سیالکوٹ کی سرحد کے ساتھ مقبوضہ کشمیر کے علاقوں کو ہندو آبادی سے خالی کرایا جا رہا ہے۔ سرحد پر متعین بھارتی فوج میں زبردست اضافہ کر دیا گیا ہے اور ان کی نقل و حرکت بڑھ گئی ہے۔

ناگپور میں تمام سکول بند کر دیئے گئے

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ بھارت کے کئی شہروں میں بچوں کی بیماری "انفلوئنزا" وبائی شکل میں پھوٹ پڑی ہے۔ چنانچہ آج ناگپور کے تمام پرائمری اور ثانوی سکول غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دیئے گئے۔ دہلی کی اطلاع کے مطابق اس شہر میں چالیس بچے اس بیماری سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس نے بتایا ہے کہ اسی بیماری سے اب تک لکھنؤ میں تین۔ الہ آباد میں پانچ آگرہ میں آٹھ اور اکولہ (برار) میں دو بچوں کی اموات ہو چکی ہیں۔ اس مرض کی علامات میں تیز بخار، غنودگی، آنکھوں میں سوزش اور جسم کا مفلوج ہو جانا شامل ہے۔

امریکی میزائل میں زندہ چوہا

کیپ کینویرل ۱۱ جولائی۔ امریکی فضائیہ نے کل رات ایک ایسا بین براعظمی میزائل پھینکا جس کے اگلے سرے میں ایک زندہ چوہا بند تھا۔ یہ ایک دو مرحلوں والا میزائل تھا اور بعد کی اطلاع کے مطابق یہ کیپ کینویرل سے ساڑھے پانچ ہزار میل دور جنوبی اوقیانوس میں اپنی منزل پر کامیابی کے ساتھ پہنچ گیا ہے ابھی چوہے کی حالت کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لیکن انتظامات کچھ اس طرح کے کئے گئے ہیں کہ راکٹ کا اگلا سرا ایک پیراشوٹ کی مدد سے سمندر میں اتر آئے گا اور اس کے بعد تیرتا رہے گا۔ اس میں چوہے کے علاوہ دوسرے آلات اور ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی ہے جس کے سگنلوں کی مدد سے اسے تلاش کر لیا جائے گا۔ امریکی سائنس دانوں نے بتایا ہے کہ میزائل میں زندہ چوہے کا سفر چاند تک راکٹ بھیجنے کے پروگرام کی ابتداء ہے۔

پروگرام دورہ ناصر احمد صاحب پرویز انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ناصر احمد صاحب پرویز انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجالس ضلع حیدر آباد و ضلع میرپور خاص کے دورے پر ۱۵ جولائی ۱۹۵۸ء کو روانہ ہو رہے ہیں۔ پروگرام درج ذیل ہے۔ قائدین حضرات سے امید ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ان کے ساتھ پوری طرح تعاون کر کے ممنون فرمائیں گے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس حیدر آباد ڈویژن

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ایام	قیام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ایام	قیام
۱	حیدر آباد	۲	۱۵/۷/۵۸ تا ۱۶/۷/۵۸	۱۶	میرپور خاص	۲	۳/۸/۵۸ تا ۵/۸/۵۸
۲	ٹنڈو جام	۱	۱۷/۷ تا ۱۸/۷	۱۷	ناصر آباد	۲	۵/۸ تا ۷/۸
۳	ٹنڈو الہ یار	۱	۱۸/۷ تا ۱۹/۷	۱۸	کنری	۲	۷/۸ تا ۹/۸
۴	چھور	۱	۱۹/۷ تا ۲۰/۷	۱۹	محمود آباد	۲	۹/۸ تا ۱۱/۸
۵	بشیر آباد	۳	۲۰/۷ تا ۲۳/۷	۲۰	نبی سر روڈ	۱	۱۱/۸ تا ۱۲/۸
۶	نواں کوٹ احمدیاں	۱	۲۳/۷ تا ۲۴/۷	۲۱	کوٹ عبداللہ	۱	۱۲/۸ تا ۱۳/۸
۷	چاہنگ	۱	۲۴/۷ تا ۲۵/۷	۲۲	احمد آباد اسٹیٹ	۱	۱۳/۸ تا ۱۴/۸
۸	جاڑیاں	۱	۲۵/۷ تا ۲۶/۷	۲۳	محمد آباد "	۳	۱۴/۸ تا ۱۷/۸
۹	ظفر آباد A	۱	۲۶/۷ تا ۲۷/۷	۲۴	نور نگر	۱	۱۷/۸ تا ۱۸/۸
۱۰	" B	۲	۲۷/۷ تا ۲۹/۷	۲۵	نصرت آباد	۱	۱۸/۸ تا ۱۹/۸
۱۱	کوٹ احمدیاں	۱	۲۹/۷ تا ۳۰/۷	۲۶	نوکوٹ شہر	۱	۱۹/۸ تا ۲۰/۸
۱۲	چک ۱۵۱	۱	۳۰/۷ تا ۳۱/۷	۲۷	چک ۱۵۵	۱	۲۰/۸ تا ۲۱/۸
۱۳	ڈگری	۱	۳۱/۷ تا ۱/۸/۵۸	۲۸	خدا آباد	۲	۲۱/۸ تا ۲۳/۸
۱۴	چک ۲۷۰ الف	۱	۱/۸ تا ۲/۸				
۱۵	جمیس آباد	۱	۲/۸ تا ۳/۸	۲۹	بدین	۱	۲۳/۸ تا ۲۴/۸/۵۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴